از عدالتِ عظمیٰ

نادر مہاجن سنگم ایس ویلیچھی نادر کلوری ودیگران

بنام

ڈسٹرکٹ رجسٹرار (سوسائٹیز اور دیگراں)

تاریخ فیصلہ: 7اپریل، 1997

[کے راما سوامی اور ڈی پی وادھوا، جسٹس صاحبان]

تامل ناڈو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ، 1975:

سوسائٹی-N.M.S.S. ویلا نچھی نادر کالج-سوسائٹی کمیٹی کی میعاد ختم ہونا-انتخابات نہیں ہوئے-مقدمہ-ٹرائل جج نے رجسٹرار کو تحقیقات کرنے کی ہدایت کی-دریں اثنا دائر رٹ پٹیشن میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹرائل جج نے رجسٹرار کو تحقیقات کرنے کی ہدایت دے کر اپنے عدالتی کام کاج کو ترک کر دیا-عدالت عظمیٰ میں اپیل-ٹرائل کورٹ کو مقامی کمشنر کے تقرر کی ہدایت جاری-کمشنر قانون کے مطابق نئے سرے سے انتخابات کرائے گا-ٹرائل کورٹ کمشنر کی رپورٹ کی روشنی میں مناسب احکامات جاری کرے گی اور اسی کے مطابق مقدمہ نمٹائے گی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2880-82، سال 1997۔

سی ایم اے نمبر 96/843، ڈبلیو پی نمبر 9771 اور 12007، سال 1996 میں مدراس عدالت عالیہ کے مورخہ 9.1.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کپل سبل، ڈی ڈی ٹھاکر، پی پی راؤ بنام لکشمی نارائن، مس بینا گپتا اور مس راکھی رے۔

جواب دہندگان کے لیے ایس شیو سبرامنیم، ایس سبیا اور کے وی وجے کمار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں، جو 9 جنوری 1997 کو سی ایم اے نمبر 96/843 اور ڈبلیو پی نمبر 9771 اور 96/12007 میں دیا گیا تھا۔

ویلا نچیمی نادر کالج کو نادر مہاجن سنگم نے سال 1965 میں قائم کیا تھا اور سوسائٹی کا انتخاب جو کالج چلاتی ہے، دلیل کی جڑ ہے۔ انتخابی عمل میں طریقہ کار کی پابندیوں اور اس کے اثرات سے قطع نظر، اصل معاملہ کالج کے عمدہ انتظام سے متعلق ہے۔ ادارے کو چلانے اور مذکورہ ادارے کی جائیداد کا انتظام کرنے کا حقدار کون ہے، یہ سوال کا بنیادی پہلو ہے۔ یہ بات متنازعہ نہیں ہے کہ اگرچہ پچھلی سوسائٹی کمیٹی کی مدت 31 مارچ 1966 کو ختم ہوئی تھی، لیکن کسی نہ کسی وجہ سے انتخابات نہیں ہو سکے۔ نتیجے کے طور پر، انتظامیہ کو تیسری ایجنسی کے حوالے کرنے کے درد پر، 9 جون 1996 کو انتخابات ہوئے، جو ایک ناکام کوشش ثابت ہوئی۔ اس کے نتیجے میں 12 جون 1996 کو فارم نمبر 7 میں رجسٹرار کو شکایت کی گئی۔ ایسا لگتا ہے کہ رجسٹرار کی طرف سے ایک انکوائری کی گئی تھی جو قانونی نقطہ نظر سے اس عمل میں ناکام رہی لیکن رپورٹ 19 جون 1996 کو پیش کی گئی تھی۔ اس دوران، او ایس نمبر 96/417 مستقل حکم امتناعی نامے کے لیے دائر کیا گیا تھا۔ آئی اے نمبر 96/292 میں ایک عبوری حکم امتناعی تاکیدی نامہ جاری کیا گیا تھا جس میں تمل ناڈو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ، 1975 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کے تحت مقرر ضلع رجسٹرار کو حقائق کا پتہ لگانے اور پھر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس دوران، رٹ درخواستیں دائر کی جانے لگیں۔ بالآخر، ڈویژن بنچ اس نتیجے پر پہنچا کہ فاضل ٹرائل جج نے ایک عدالتی اتھارٹی کے طور پر اپنے کام کاج ترک کر دیا ہے؛ اسے خود ثبوت اور نتائج ریکارڈ کرنے چاہئیں تھے۔ اس کے بجائے، انہوں نے رجسٹرار کو تحقیقات کرنے کی ہدایت کی اور اس طرح یہ عدالتی کام کاج کو ترک کرنے کا معاملہ ہے۔ اس کے مطابق، اعتراض شدہ حکم منظور کیا گیا۔

ہم نے دونوں فریقوں کی طرف سے فاضل وکیل کو سنا ہے۔ قانونی چارہ جوئی کو مختصر کرنے کے لیے، مناسب طریقہ کار درج ذیل ہوگا:

دیوانی کورٹ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ ایک وکیل کو کمشنر مقرر کرے۔ ایڈوکیٹ کمشنر سوسائٹی کے 14 مئی 1996 تک موجود تمام اراکین کو جائز اراکین کے طور پر لے گا۔ اسے سوسائٹی

کے ضمنی قوانین کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق نئے سرے سے انتخابات کرانے چاہئیں۔ انتخابات ہونے تک بنیادی ادارے کے انتظام کا چارج سنبھالتا رہے گا اور آرڈر XL، قاعدہ 1، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت عدالت کے وصول کنندہ کے طور پر کام کرے گا۔ وہ عدالت کو جوابدہ ہوگا۔ ایڈووکیٹ۔کمشنر سے رپورٹ موصول ہونے پر، دیوانی کورٹ اس طرح پیش کی گئی رپورٹ کی روشنی میں مناسب احکامات جاری کرے گی اور اسی کے مطابق مقدمہ نمٹائے گی۔ ایڈووکیٹ۔کمشنر کے اخراجات اور فیس کا تعین دیوانی کورٹ کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔ انتخابات ٹرائل کورٹ کے ذریعہ ایڈووکیٹ۔کمشنر کی تقرری کی تاریخ سے چھ ہفتوں کی مدت کے اندر منعقد کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ ٹرائل کورٹ کو حکم موصول ہونے کی تاریخ سے دو ہفتوں کے اندر کمشنر کا تقرر کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ ٹرائل کورٹ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ انتخابی رپورٹ پیش کرنے کے بعد تین ماہ کے اندر مقدمے کو نمٹائے۔ ایڈووکیٹ کمشنر کی فیس کا تعین ٹرائل کورٹ کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔ کامیاب فریق بھی یہی برداشت کرے گا۔ ابتدائی طور پر، یہ رقم پرنسپل کے ذریعے کالج کے فنڈز سے ادا کی جاسکتی ہے اور بعد میں کالج کے ذریعے مقدمے میں کامیاب فریق سے وصول کی جاسکتی ہے۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔